بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۱۵ شہادت ۱۳۵۴ ہش ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

بخار تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نہیں ہے البتہ ہنوز کمزوری ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کل شدید سردرد کی وجہ سے طبیعت بہت خراب رہی۔ نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بھی علیل ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خداداد قوتوں کے ذریعہ سے اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرو اور پھر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا میں اخلاق، عقائد اور اعمال کی اصلاح طلب کی گئی ہے

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا تعلیم کرنے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ انسان تین پہلو ضرور مدِنظر رکھے۔ اوّل اخلاقی حالت، دوم حالتِ عقائد، سوم اعمال کی حالت مجموعی طور پر یوں کہو کہ انسان خداداد قوتوں کے ذریعہ سے اپنے حال کی اصلاح کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مدد لے۔ یہ مطلب نہیں کہ اصلاح کی صورت میں دعا نہ کرے نہیں اس وقت بھی مانگتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں فاصلہ نہیں ہے البتہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں تقدم زمانی ہے کیونکہ جس حال میں اپنی رحمانیت سے بغیر ہماری دعا اور درخواست کے ہمیں انسان بنایا اور انواع و اقسام کی قوتیں اور نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس وقت ہماری دعا نہ تھی اس وقت خدا کا فضل تھا اور یہی تقدم ہے۔

یہ یاد رہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے ایک رحمانیت، دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے ہی شروع ہوا مثلاً اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل اپنے علمِ قدیم سے دیکھ کر اس قسم کا زمین و آسمان اور ارضی اور سماوی اشیاء ایسی پیدا کی ہیں جو سب ہمارے کام آنے والی ہیں اور کام آتی ہیں اور ان سب اشیاء سے انسان ہی عام طور پر فائدہ اٹھاتا ہے۔۔۔ پس یہ دو قسم کی رحمتیں ہیں ایک وہ جو ہمارے وجود سے پہلے پیش از وقت بطور تقدمہ کی صورت میں عناصر وغیرہ اشیاء پیدا کیں جو ہمارے کام میں لگی ہوئی ہیں اور یہ ہمارے وجود، خواہش اور دعا سے پہلے ہیں جو رحمانیت کے تقاضے سے پیدا ہوئے۔ اور دوسری رحمت رحیمیت کی ہے یعنی جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قانونِ قدرت کا تعلق ہمیشہ سے دعا کا تعلق ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۱۲۸، ص ۱۲۹)

ربوہ ۱۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:-

عزیزم مرزا شمیم احمد صاحب کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے۔ دو اڑھائی مہینے تک علاج جاری رہے گا۔

احبابِ جماعت مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جامعہ نصرت ربوہ کا شاندار نتیجہ

الحمدللہ کہ حسبِ سابق جامعہ نصرت ربوہ کا بی۔اے کا نتیجہ امسال بھی نہایت خوشکن رہا۔ کل ۴۵ طالبات نے امتحان دیا تھا جن میں سے ۴۳ پاس ہوئی ہیں۔ نتیجہ بفضل اللہ تعالیٰ ۹۵٫۵۶ فیصد رہا جبکہ یونیورسٹی کا نتیجہ ۵۱٫۷۵ فیصد ہے۔ عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ بنت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۴۷۶ نمبر حاصل کر کے کلاس میں اوّل رہی ہے۔ الحمدللہ۔

قارئین کرام جامعہ نصرت کی بیش از پیش ترقیات کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(پرنسپل)

مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۹۴)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی میں ہمہ تن کوشاں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصینِ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۵۷ھ

حصولِ رضائے الٰہی کا حتمی اور یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے خاص بندوں کا منتہائے مقصود رضائے الٰہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی انسانوں میں سے جو اُس کے خاص بندے ہوتے ہیں وہ تمام تر کوشش اس بات کی کرتے ہیں کہ اُن کا خدا اُن سے راضی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی رضاء انسان کو اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیتا ہے اور خدا کو ہر شئے پر مقدم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیر آئے انسان اُسے پسند کرے اور بطیب خاطر اسے قبول کر لے۔ اگر کوئی شخص فراخی اور خوشحالی پر تو خوش ہو کر یہ کہتا ہے کہ میرا ربّ بھی مجھ پر مہربان ہے لیکن تنگی یا کسی اَور نوع کی تکلیف وارد ہونے پر شکوہ کرنے لگے اور یہ سمجھے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے اُسے بلا وجہ دُکھ اور تکلیف میں مبتلا کر دیا تو ایسے شخص نے ہرگز بھی خدا تعالیٰ کو ہر شئے پر مقدم نہیں کیا اور اُس نے ہرگز بھی رضاء بالقضاء کا نمونہ نہیں دکھایا۔

صاف ظاہر ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہیں اُس سے خدا بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو اپنے اُس بندے سے ہی راضی ہو گا اور اُسے ہی پسند کرے گا جو اُس کی ہر تقدیر کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے اب خواہ وہ تقدیر اچھی ہو یا بظاہر اُس کی اپنی دانست میں اسے وہ بُری نظر آئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کا ذکر کرتے ہوئے جو تنگی وارد ہونے یا اَور کوئی مصیبت نازل ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے لگتا ہے فرمایا ہے:۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ (الفجر آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ پس (ذرا دیکھ تو) انسان کی حالت کو کہ جب اُس کا ربّ اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے اور اس پر نعمت نازل کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ (مَیں ایسا ذی شان ہوں کہ) میرے ربّ نے (بھی) میری عزت کی۔ اور جب خدا اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے (بلا وجہ) میری بے عزتی کی (خدا تعالیٰ بلا وجہ سزا نہیں دیتا بلکہ قصور تمہارا اپنا ہے)۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو لوگ خوشحالی کے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ پر نیک ظنّ رکھتے ہیں لیکن تنگدستی پر خدا کا شکوہ کرنے لگتے ہیں وہ ہرگز بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہیں ہوتے۔ ان کا منتہائے مقصود رضاء الٰہی نہیں بلکہ دنیا کی دولت ہوتی ہے۔ وہ دولت کے غلام ہوتے ہیں۔ وہ اپنی گمراہی اور بے راہ روی کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس بات کا مستحق سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا بھی مجبور ہے کہ ان پر مہربان ہو حالانکہ وہ دولت خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں انعام کے طور پر نہیں بلکہ ابتلاء اور آزمائش کے طور پر دی جاتی ہے۔ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ اُن کا امتحان لیتا ہے کہ آیا وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یا اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتے ہیں۔ اسی سورۃ کی اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ چونکہ یہ لوگ ہماری عطا کردہ دولت کو اپنا حق سمجھتے ہیں اسلئے وہ اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم اُن سے وہ دولت واپس لے لیتے ہیں اور انہیں تنگدستی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تنگدستی وارد ہونے پر ان کی قلعی کُھل جاتی ہے اور وہ رضاء بالقضاء کا نمونہ دکھانے کی بجائے اُلٹا خدا کا شکوہ شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں دولت سے محروم کر کے نعوذ باللہ اُن پر ظلم کیا ہے۔ اس طرح وہ خود اپنی جانوں پر ظلم روا رکھنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور جہنم کو اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ (الفجر آیات ۱۸ تا ۲۱)

ترجمہ:۔ (تم پر آنے والے عذاب کی وجہ یہ ہے کہ) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے تھے اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو رغبت دلاتے تھے اور ورثہ کا مال سب کا سب (عیش میں) اڑا جاتے تھے اور تم مال سے بے انتہاء محبت کرتے تھے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مال سے محبت کرنے والے اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے کبھی خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ رضاءِ الٰہی حاصل کرنا تو کجا انہیں عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے حصولِ رضائے الٰہی کی ایک لازمی شرط یہ ہے کہ انسان بجز خدا کے اَور کسی سے محبت نہ کرے اور علی الخصوص مال کی محبت کو اپنے دل میں قطعاً راہ نہ پانے دے۔ جو بھی مال کی محبت میں گرفتار ہو گا اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کریگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کو کبھی اور کسی حال میں بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا حصولِ رضائے الٰہی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جو بھی اپنا عزیز مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت دیتا ہے کہ اسے مال سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ ایسے شخص کو بھلا اللہ تعالیٰ اپنی رضاء سے کیوں نہ نوازے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر انفاق فی سبیل اللہ کو حصولِ رضائے الٰہی کا ایک اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (اللیل آیات ۱۹ تا ۲۲)

ترجمہ:۔ (ایسا متّقی) جو اپنا مال (اس لئے خدا کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اس کے ذریعہ سے) تزکیہ حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اُتارنے کا اسے خیال ہو بلکہ (محض) اپنے عالیشان ربّ کی خوشنودی کا حصول اس کا مقصود ہو خدا ضرور اس سے راضی ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں صاف فرمایا ہے کہ جو شخص تقویٰ اللہ کو لازم پکڑتے ہوئے تزکیہ نفس کے خیال سے اپنا مال میری راہ میں خرچ کرے گا اور ایسا کرتے میں وہ کسی کا احسان اُتارنے یا کسی پر احسان جتانے کے خیالات سے بکلّی پاک ہو گا اور مجھے راضی کرنے کے سوا انفاق فی سبیل اللہ سے اس کا اَور کوئی مقصد نہیں ہو گا مَیں ضرور اس سے راضی ہو جاؤں گا اور اسے اپنی رضاء سے نوازوں گا۔

پس خدا تعالیٰ کو ہر شئے پر مقدم رکھتے ہوئے خالصۃً لوجہ اللہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا حصولِ رضائے الٰہی کا ایک نہایت ہی اہم اور حتمی و یقینی ذریعہ ہے کیونکہ جو شخص بھی لوجہ اللہ اپنا عزیز مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اس امر کا عملی ثبوت مہیّا کرتا ہے کہ فی الحقیقت اس نے تقدیرِ الٰہی سے پوری پوری ہم آہنگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کو ہر شئے پر مقدم کر لیا ہے اور وہ اُس کی خاطر ہر دُکھ اور ہر مصیبت اُٹھانے اور برداشت کرنے کے لئے تیار رہے، عسر ہو یا یسر وہ خدا تعالیٰ کے دامن کو کسی حال میں بھی نہیں چھوڑے گا اور رضاء بالقضاء کا نمونہ پیش کرتا چلا جائے گا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن سے خدا راضی ہوتا اور انہیں پسند کرتا ہے اور انہیں اِس دُنیا میں بھی اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی انہیں اپنی رضاء کی جنتوں میں رکھے گا اور وہاں بھی انہیں اپنے انعامات سے نوازتا چلا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظریۂ ارتقاء از روئے قرآن مجید

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے)

انسانی پیدائش کا تیسرا دور وہ ہے جس میں پیدائش مرد اور عورت کے باہمی تعلق سے نطفہ انسانی کے ذریعہ ہونے لگی۔ یہ سلسلہ تخلیق حیوانات سے بعض امور میں اشتراک رکھنے کے باوجود اپنی کیفیت کے اعتبار سے بہت ترقی یافتہ ہے کیونکہ انسانی نسل اس نطفہ سے جاری ہے جس میں بہت سے اجزاء ملے ہوتے ہیں اور اس سے پیدا ہونے والا انسان متنوع قویٰ اور صفات کا مظہر ہوتا ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

اس دور میں انسان اپنے جسمانی کمال کو پہنچ گیا اسے ایک دماغ بھی عطا ہوا لیکن اس کا ارتقاء ابھی باقی تھا۔ اس کمی کو انسانی پیدائش کے چوتھے دور نے پورا کر دیا۔ اس چوتھے دور میں انسانی دماغ کا ارتقاء ہوا اس کی پوشیدہ دماغی، علمی اور عملی قوتوں کا ظہور ہوا وہ سامع اور باصر وجود سے بڑھ کر سمیع اور بصیر وجود بنا اس دور میں انسان خدائی احکام کو سننے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے قابل ہوا۔ اس دور کا اشارہ اس حصہ آیت میں ہے جہاں فرمایا

فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

(دہر ۳)

یہ دور ابتدائی تخلیق کے بعد مزید ترقیات کا دور ہے جو انسان نے حاصل کیں خَلَقَ فَسَوّٰی اور قَدَّرَ فَهَدٰی میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے اور اسی دور کی ترقیات کا ذکر ان الفاظ میں کیا کہ

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

(اعراف ۱۲)

گویا بتایا ہے کہ جب خلعتِ وجود بخشنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی مخفی عقلی اور روحانی استعدادوں کو ظاہر کیا تو اس حالت میں وہ اس قابل ہوا کہ مسجودِ ملائک بن سکے۔

قرآن مجید سے انسانی تخلیق کے ان چار اہم ادوار کا علم ہوتا ہے اور اس مختصر بیان میں ان ادوار کی صرف ابتدائی کڑیوں کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان ادوار میں سے ہر دور اپنی اپنی جگہ پر کئی ارتقائی مراحل کا مجموعہ ہے۔ مثال کے طور پر تیسرا دور جس میں انسانی تخلیق نطفہ کے ذریعہ ہوئی متعدد ارتقائی مراحل کا مجموعہ ہے۔ ان مراحل کا ذکر سورۃ زمر آیت ۷، سورۃ الحج آیت ۶ اور دیگر آیات قرآنی میں کیا گیا ہے۔ سورۃ مومنون میں نہایت اختصار اور خوبصورتی سے ان حالتوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا کہ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

(سورۃ مومنون ۱۵)

ان آیات میں چھ مراتب کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے گزرنے کے بعد انسان دنیا میں آتا ہے۔

خلاصہ کلام

اس مضمون میں ایک موقع پر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ڈارون نے دنیا میں جو نظریہ ارتقاء پیش کیا اس کے دو بڑے حصے ہیں

۱۔ انسان مختلف ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اپنی موجودہ ترقی یافتہ حالت کو پہنچا ہے

۲۔ انسان نے یہ ترقی جانوروں سے کی ہے

قرآن مجید کے واضح بیانات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ڈارون اپنی تحقیق کے حصہ اول میں یقیناً درست ہے اور صرف انسان ہی نہیں بلکہ کائنات اور اس میں پائی جانے والی ہر چیز مختلف ارتقائی منازل کو طے کرنے کے بعد اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہے۔ اس ارتقاء سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ چیز ابتداء میں کامل حالت میں نہیں تھی اور آہستہ آہستہ نشوونما پاکر اپنے عروج کو پہنچی لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ چیز اپنی اصلیت اور نوعیت کے اعتبار سے بھی بدلتی رہی ہے۔ یعنی اگر ایک حالت میں وہ حیوان تھی تو دوسری حالت میں انسان بن گئی۔ اسلام اس قسم کے تناسخ اور تبدیلی نوع کا قائل نہیں ہے۔ پس ڈارون کی تحقیق کا یہ دوسرا حصہ کہ انسان بندروں کی کسی قسم سے ترقی کر کے بنا ہے واضح طور پر غلط ہے۔ انسان انسان ہی کی حیثیت میں پیدا کیا گیا اور حیوانات سے ترقی کر کے انسانی لباس میں نہیں آیا قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس جوہر سے پیدا کیا جو بالآخر تدریجی مراحل سے گزرنے کے بعد انسانی قالب میں ظاہر ہونے والا تھا گویا وہ جوہر اپنی انتہائی ابتداء میں بھی ایک انسان ہی کا جوہر تھا اور اس میں نشوونما پاکر انسان بننے کی خصوصیات ودیعت کی گئی تھیں اور جب وہ جسمانی طور پر ارتقاء کے نتیجہ میں اپنی موجودہ حالت کو پہنچ گیا اور اس طرح اس نے اپنی تخلیق کے اس مقصد کو پورا کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور پر اس کے ارتقاء کو روک دیا البتہ اس کا عقلی اور روحانی ارتقاء ہمیشہ کے لیے جاری ہے کیونکہ انسان کو لامتناہی ترقیات اور رفعتوں کے حصول کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

پس قرآن مجید کی رو سے کائنات کی مختلف اشیاء جن میں انسان بھی شامل ہیں ابتداءً اپنی اپنی جگہ مستقل طور پر پیدا کی گئی تھیں۔ وہ ترقی کر کے اپنے اپنے عروج کو پہنچیں نہ یہ کہ وہ ابتداءً ایک چیز تھی جو ترقی کرتے کرتے مختلف شکلیں اختیار کر گئی۔ پس یہ کہنا تو درست ہے کہ انسان بے شک ارتقاء کے حصول کے ماتحت ہی پیدا ہوا ہے مگر ہر جنس کا ارتقاء مستقل تھا نہ کہ ایک چیز دوسری سے پیدا ہوتی۔ یہ نہیں کہ بندر سے انسان بنے بلکہ یہ کہ انسان انسان سے بنا اور بندر بندر سے۔

بالآخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد پر اس بیان کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہ مذہب نہیں کہ انسان کسی وقت بندر تھا بلکہ آہستہ آہستہ دم بھی کٹ گئی اور پشم بھی جاتی رہی اور ترقی کرتے کرتے انسان بن گیا۔ یہ ایک دعویٰ ہے جس کا بار ثبوت اس دعوے کے مدعی کے ذمہ ہے چاہیئے کہ کوئی ایسا بندر پیش کیا جاوے جو آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے انسانی حالت میں آجاوے ہم ایسے بے دلیل قصے کہانیوں پر کیونکر ایمان لا سکتے ہیں۔ البتہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ آدم بہت گزرے ہیں مگر موجودہ حالات کے ماتحت جو ہم روز مشاہدہ کرتے کہ انسان سے انسان پیدا ہوتا ہے بندر سے انسان یا انسان سے بندر کبھی کسی نے پیدا ہوتا نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ تو ایک ناولوں کا قصہ ہے۔ ہمیشہ نوع سے نوع پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنا قانون ہماری آنکھوں کے سامنے رکھا ہوا ہے کہ گدھے سے گدھا۔ گھوڑے سے گھوڑا اور بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اب اس کے خلاف جو کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ بندر سے انسان بھی پیدا ہوتا ہے اس کو اپنے دعوے کی دلیل بھی پیش کرنی چاہیئے"

(ملفوظات جلد دہم ص ۴۳۵)

مطالعہ کتب

ماہ اپریل کے مطالعہ کے لئے کتاب "توضیح مرام" مقرر ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ وہ کتاب کا مطالعہ خدام سے کروائیں۔ اور آخر ماہ میں امتحان لیکر مرکز کو مطلع فرماویں۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

از مکرم عبدالمالک صاحب گنج مغلپورہ — لاہور

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے منہ کی باتیں ہیں جو کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمارے پاس آئیں تا کہ ہم اپنی پیدائش کی حقیقت کو پہچان لیں اور اس پر عمل کریں۔ قرآن پاک صرف پہلے انبیاء کے واقعات ہی نہیں بیان کرتا بلکہ ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگوں کی ہر قسم کی ضروریات کو پورا کرتا ہے یہ تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ فضلاء یورپ نے جب اس کا مطالعہ کیا تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ :-

قرآن کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ اور مضامین ایسے عالی و لطیف ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا ایک ناصح نصیحت کر رہا ہے اور ایک حکیم فلسفی حکمت الٰہی بیان کر رہا ہے۔ قرآن ایک محیر العقول معجزہ ہے۔

ایک ہندو عالم لکھتا ہے :-

میں قرآن کی معاشرتی سیاسی اخلاقی اور روحانی تعلیم کا سچے دل سے مداح ہوں۔

ایک یہودی عالم بیان کرتا ہے :-

قرآن ایک فصیح و بلیغ اور عجیب و غریب کتاب ہے۔ جو سرچشمہ علوم و اخلاق ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیدھی سادھی زندگی اور حسن سلوک نے اشاعت اسلام میں بڑا کام کیا ہے۔

ان آراء سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ قرآن پاک لاریب صدہا علوم و معارف کا خزانہ اور سرچشمہ ہے۔ جس کا دوسرے مذاہب والے بھی اعتراف کرتے ہیں۔ یہی دنیا میں آج کتاب ہے جو کہ بعینہٖ اسی طرح ہے جس طرح کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اور اس میں زیر و زبر کا فرق نہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ جب کہ خود اللہ رب العلمین نے اس کتاب مکنون کے بارہ میں فرمایا تھا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ

وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جس کی محبت دلوں میں قائم کر دی اور اگر ساری دنیا میں اس کی اشاعت نہ بھی ہو تو بھی لاکھوں انسانوں کے دلوں میں لوح محفوظ کی طرح قائم ہے۔ کیونکہ اسی کو پڑھوں انسانوں نے حفظ کیا اور اس سے برکات حاصل کیں۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو"

پھر آپ نے فرمایا ہے۔

"ہر قسم کی بھلائیاں قرآن پاک میں ہیں۔"

آپ نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

قرآن پاک علوم کا مخزن اور معدن ہے قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ نے لکھا ہے کہ "قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں"

قرآن پاک ایسی کتاب ہے جو علماء کے لئے ایک علمی کتاب ہے۔ شائقین علم لغت کے لئے ذخیرہ لغات۔ شعراء کے لئے عروض کا مجموعہ اور شرائع و قوانین کا تمام انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے خزائن اور عجائب نئے نئے نکلتے ہیں اور اس کے اسرار کبھی ختم نہیں ہوتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو دیکھا تو ہر لفظ مسیحا نکلا

نیز فرمایا :-

؎ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن پاک سے بدل و جان پیار اور محبت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

"جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماوے تا کہ ہم اس کی رضا کے وارث بن سکیں اے خدا یا تو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰھم آمین

سائیکل سواری

عنادین دور حاضر میں سے ایک اہم عنوان

حال ہی میں ایندھن کی گرانی نے انسانی معاشرہ میں ایک عظیم کردار ادا کیا ہے بظاہر بعض چھوٹی حکومتوں کو بعض بڑی حکومتوں پر حاوی ہونے کا موقعہ ملا ہے اور تنعم پرست قوموں کے خیالات میں انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ موٹر کار کے بغیر جن کو ایک لمحہ گذارنا بھی امر محال تھا وہ اب پیدل چلنے یا موٹر کاروں کو ترک کر کے سائیکل استعمال کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی نے ۱۷ اپریل کی صبح کو اپنی اردو نشریات میں سائیکل سواری پر ایک نئی تصنیف کا تعارف کرواتے ہوئے ان امور کا تذکرہ کیا ہے۔ سائیکل سواری کی اہمیت کے ذیل میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ ویت کانگ کو سامان رسد پہنچانے میں سائیکل سے بہت کام لیا گیا۔ سائیکل کی ان خصوصیات کے پیش نظر اردو کا یہ محاورہ یاد آگیا۔ کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ چوکھا آئے

آج سے دو سال پہلے ہمارے امام عالیمقام نے انصار بھائیوں کو صحت بحال رکھنے اور کفایت کا اصول مدنظر رکھنے کے سلسلہ میں سائیکل سواری کی طرف متوجہ فرمایا تھا۔ جس وقت حضور ایدہ اللہ نے سائیکل سواری کے بارے میں ہمیں اپنے ارشادات سے نوازا تھا اس وقت ایسے حالات نہ تھے کہ دنیا سائیکل سواری کی اہمیت کو محسوس کرتی لیکن اب یہ اتنا اہم عنوان سمجھا گیا ہے کہ اس پر ایک تصنیف معرض وجود میں آگئی ہے اور اس کا تذکرہ بی۔ بی۔ سی کی نشریات میں ہو رہا ہے۔ گویا انصار بھائیوں پر اب دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اولین طور پر اپنے امام عالی مقام کے ارشادات کی تعمیل کے جذبہ کے تحت اور دوسرے ماحول کے تقاضا کے ماتحت۔ جب تنعم پرست قومیں سائیکل سواری کی طرف اتنی شدت سے توجہ کر رہی ہیں تو پھر مامور زمانہ کی جماعت کے افراد کو جس محنت اور اخلاص سے اِدھر توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

(نائب صدر مجلس انصار اللہ صف دوم)

ایک اور مجلس خدام الاحمدیہ کا نیک نمونہ

مکرم محمد اصغر صاحب ایڈووکیٹ ضلع لاڑکانہ سے لکھتے ہیں :-

"ہماری جماعت (مجلس) خدام الاحمدیہ صالح آباد ضلع لاڑکانہ جو کہ ابھی قائم ہوئی ہے اور اس میں کل خدام پانچ ہیں اس کے سب خدام نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے"

قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس مجلس کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

انتہائی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ بیگ والد جناب صاحب داد خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کانپور جو عرصہ تک جماعت کانپور کے نائب امیر جماعت رہ چکے تھے۔ موصی تھے اور مسٹر دار کینیڈی لفٹننٹ) محمد ایوب خان صاحب آف مرداباد کے بڑے صاحبزادے تھے کانپور میں ۸۲ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں اناللّٰہ و انا الیہ راجعون وہ متقی پرہیزگار نیک و مخلص فدائی احمدی تھے تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھیں

[illegible]

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک پہنچا دیا کریں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل ۲۱۹۷۲

میں عبدالشکور ناصر ولد عبدالستار ناصر صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبدالشکور ناصر حال ساکن مسجد احمدیہ واہ کینٹ۔ گواہ شد رفیع الدین بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ۔ گواہ شد محمد ادریس ابن محمد ابراہیم صاحب شاد مسجد احمدیہ واہ کینٹ۔

مسل ۲۱۹۷۳

میں عبدالرؤف ولد عبداللہ خان صاحب مرحوم قوم پاکستانی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال۔ بیعت [illegible] ساکن مظفر گڑھ ضلع مظفر گڑھ۔ حال حیدرآباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۶۴ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد عبدالرؤف لودھی سپرنٹنڈنٹ لینڈ ایلوٹمنٹ ویسٹرن وحدت کالونی حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد عبدالباسط مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد نعمت اللہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد شہر۔

مسل ۲۱۹۷۴

میں اللہ جوائی زوجہ محمد یوسف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۸/۳ ٹکڑا ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰ روپے
۲۔ عطیہ خاوند (حصہ جائیداد) -/۲۷۰۰ روپے
۳۔ زیور طلائی وزنی ۶ ماشے مالیتی -/۵۹۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ اللہ جوائی ۵۸/۳ ٹکڑا ڈاکخانہ کلیرا کلاں براستہ کمالیہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد عمر حیات وصیت نمبر ۱۲۹۲۵ سیکرٹری اصلاح و ارشاد ٹکڑا ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد یوسف وصیت نمبر ۱۳۶۵۱ (خاوند موصیہ)

مسل ۲۱۹۷۵

میں ملک نور محمد ولد ملک خنجر خان صاحب قوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۴۰ ایکڑ واقع چک ۱۵۲ شمالی قیمت موجودہ -/۲،۰۰،۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۶۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ملک نور محمد جوئیہ۔ گواہ شد ملک احمد خان (پسر موصی) گواہ شد مظفر خان ولد محمد خان چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل ۲۱۹۷۶

میں بیوی رانی زوجہ ملک نور محمد صاحب قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰ روپے
۲۔ زیور چاندی وزنی ۶ تولہ مالیتی -/۲۴۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بیوی رانی۔
گواہ شد ملک نور محمد (خاوند موصیہ)
گواہ شد مظفر خان ولد محمد خان صاحب چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم طاہر احمد کا نکاح عزیزہ نعیمہ طاہرہ بی۔اے، بی ایڈ بنت میاں روشن الدین صاحب گولبازار ربوہ سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۳؍مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمادے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(شیخ عبداللطیف ۴۵ پونچھ روڈ۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم محمد امین کا نکاح عزیزہ زاہدہ رحمٰن بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب لائلپور سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۲۸؍مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ربوہ میں پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔

(خاکسار محمد ابراہیم جھنگ)

درخواست دعا

۱۔ عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کو عرصہ پانچ سال سے مضروب ٹانگ میں درد اور بے چینی۔ کھچاوٹ تھی اب وہ ٹانگ بالکل بے حس ہونے لگ گئی ہے جس کے باعث بے حد تکلیف ہے۔

۲۔ عزیزم کریم احمد صاحب عنایت آف کراچی کا اپریشن ہوا ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

۳۔ میرے بھانجا عزیزم خواجہ نذیر احمد سلمہٗ نے کانوں کی شنوائی کی بحالی کے لئے لندن کے ہسپتال میں اپریشن کرایا ہے خون کے زیادہ اخراج کی وجہ سے دماغی اور جسمانی کمزوری بے حد ہے۔ احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ اور بحالی قوت شنوائی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۴۔ عزیز المکرم شیخ عبادالرحمٰن عابد صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ لاہور میں صاحب فراش ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ محمد گل بی ۹۶۴ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۵۔ میری ہمشیرہ بشریٰ اعجاز صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب آف صوابی مردان پیٹ درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت انکی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مبشر منظور
شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

هو الشافی
خطرناک مرض بواسیر
پائلز کیور (PILES CURE) کے صرف ایک کورس سے ختم قیمت ۱۲ روپے۔
نمونہ کی خوراک مفت
کیور ہومیو ٹیسٹڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
تقسیم کنندہ:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ [illegible]
گولبازار ربوہ۔ فون: ۶۰۷، ۶۰۶

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام کی توجہ کے لئے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۸؍ شہادت/اپریل تا یکم ہجرت/مئی ۱۳۵۴ ہش/۱۹۷۵ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس میں تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشادِ گرامی کی تکمیل کے لئے ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ نمائندگی بڑھانے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش کو صرف کریں۔ آپ جلد سے جلد کوشش کر کے نمائندگان سے رابطہ قائم کر کے انہیں یہاں آنے پر آمادہ کریں اور ان کے کوائف سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ میٹرک کے امتحان ہو چکے ہیں۔ ایسے خدام جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں ان کو بھی یہ ترغیب دلائیں۔

امید ہے کہ آپ مرکز سے خصوصی تعاون فرماتے ہوئے نمائندگان کو بڑھانے میں پوری سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے (آمین)

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

محترم سید عنایت حسین شاہ صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے خسر محترم سید عنایت حسین شاہ صاحب (ابن سید امام شاہ صاحب ساکن موضع ٹبی چھپیال ضلع گجرات) حال مقیم چک ۲۸۳ ج ب نزد بکا اتا تحصیل و ضلع لائل پور جو حضرت حافظ محمد الدین صاحب ہاشمی صحابی رض کے داماد اور مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے بہنوئی تھے بقضائے الٰہی طویل علالت کے بعد مورخہ ۸؍ اپریل ۱۹۷۵ء بوقت پانچ بجے شام وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۹؍ اپریل کو تقریباً دس بجے پلاٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد گیارہ بجے عام قبرستان میں ان کی میت کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

محترم سید عنایت حسین شاہ صاحب مرحوم گجرات کے ایک معزز سید خاندان کے فرد تھے۔ اس خاندان کی ایک شاخ لائل پور کی کالونی آباد ہونے پر چک ۲۸۳ ج ب نزد بکا اتا میں آباد ہوئی۔ مرحوم عین جوانی میں ایک خواب کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ ہر قسم کی شدید مخالفت کے باوجود احمدیت سے زندگی کے آخری سانس تک مستحکم تعلق قائم رکھا۔ خلیفہ وقت سے دلی لگاؤ اور اطاعت اور ہر قسم کی مالی قربانی ہمیشہ مرحوم کا شعار رہی۔

طبیعت میں سادگی تھی۔ عالم باعمل تھے۔ اخلاص، دینی غیرت، دینی جلال اور رنگ سعادت نمایاں تھا۔ محکمہ تعلیم سے متعلق تھے۔ علمی اور دینی امور ایسے دلکش انداز میں بیان کرتے کہ ذہن فوری اثر قبول کرتا تھا ——— مرحوم کی تبلیغی مساعی سے کم از کم تین درجن افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ گفتگو میں ملاحت اور اخلاص کا رنگ اس طور پر شامل ہوتا کہ کوئی بات کسی کو گراں نہ گزرتی۔ ہر ملنے والا ہمیشہ دوبارہ ملاقات کا خواہش مند رہتا۔ بکا اتا کے علاقہ میں جماعت اور غیر از جماعت میں باثر شخصیت تھے ——— انتہائی ہمدرد، ہر ضرورت مند کے کام آنے والے تھے اور تعلیم و تربیت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہونے کے بعد کچھ عرصہ تو وہ چک ۲۸۳ ج ب میں قیام پذیر رہے بعد ازاں صحت کی خرابی پر اپنے صاحبزادگان سید ادریس احمد صاحب و سید کاظم حسین صاحب اور داماد سید محمود احمد صاحب فیضی کے پاس لاہور چلے گئے۔ ہر قسم کا علاج کیا گیا۔ عزیزم فیضی صاحب نے خاص طور پر علاج معالجہ اور خدمت میں بڑی جانفشانی سے کام لیا (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے) مگر تقدیر الٰہی کو یہی منظور تھا۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مرحوم کی وفات سے خاندان میں ایک گہرا خلا محسوس ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی رضا پر ہم راضی ہیں احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات سے نوازے جنت فردوس میں بلند مقام عطا کرے اور سوگوار خاندان کا خود حامی و ناصر و حافظ ہو۔ آمین۔

(سید ظہور احمد اسلام آباد)

اعلاناتِ نکاح

بتاریخ ۱۲؍۴ بروز ہفتہ بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد دار الصدر شمالی ربوہ میں عزیزہ سلمیٰ کلیم بنت برادرم محترم میجر حمید احمد صاحب کلیم کا نکاح عزیزم چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ربوہ ولد محترم چوہدری عبد العزیز صاحب باجوہ سکنہ ہارون آباد سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پڑھا اور عزیزہ ثمینہ کلیم بنت برادرم محترم میجر حمید احمد صاحب کلیم کا نکاح ہمراہ عزیزم کیپٹن صلاح الدین صاحب ولد چوہدری محمد طفیل صاحب مرحوم لاہور چھاؤنی سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے پڑھا۔
جملہ احباب جماعت ان دونوں نکاحوں کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (صلاح الدین احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ۱۳؍ مارچ ۱۹۷۵ء بعد نماز عشاء مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں عزیزم برادرم سید نصیر احمد مقیم لنڈن ابن سید ناظر حسین شاہ صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز کا نکاح عزیزہ سیدہ طلعت جنود صاحبہ بنت حاجی جنود اللہ صاحب تمر کی مرحوم کے ساتھ مبلغ -/۲۰۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(کیپٹن سید محمد احمد دار الرحمت شرقی ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء کی شاندار کامیابی

امسال پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مندرجہ ذیل طلباء و طالبات تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو سکالرشپ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

طلباء ایم۔ ایس سی:۔
(۱) مبشر احمد (۲) رفیق احمد (۳) مبارک علی عابد

طلباء ایم۔ اے عربی:۔
(۱) امۃ الشکور (۲) ثریا خانم (۳) امۃ الحمید (۴) رفیعہ سعادت

طلباء بی اے۔ بی ایس سی
(۱) الوبہ اقبال (۲) محمد سلیمان کساہد (۳) مبشر احمد (۴) منور احمد خان

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کا انتخاب

بتاریخ ۵ اپریل بروز ہفتہ بار ایسوسی ایشن ربوہ کے انتخابات برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء عمل میں آئے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران متفقہ طور پر منتخب ہوئے:۔

پریذیڈنٹ	-	چوہدری صلاح الدین احمد
نائب پریذیڈنٹ	-	چوہدری اعجاز احمد ملہی صاحب
سیکرٹری	-	منصور خان صاحب
فنانشل سیکرٹری	-	چوہدری پرویز احمد صاحب
آڈیٹر	-	چوہدری مشتاق احمد صاحب

(صلاح الدین احمد پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ملک محمد صدیق صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان کا بھانجا عمر تقریباً چھ ماہ سخت بیمار ہے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میاں افضال احمد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴